عالم اسلام کے مسائل

مکتوب بنگلہ دیش بنام مدیر

از مولانا ابن الحق محمودی کشور گنج بنگلہ دیش

# بنگلہ دیش میں عیسائی مشنری سرگرمیاں

بنگلہ دیش کو مختلف قسم کی پریشانیاں لاحق ہیں۔ ان میں سے تعلیم اور زراعت کا مسئلہ اہم ترین ہے عام طور پر جہالت غالب ہونے کی وجہ سے یہ سب مشکلات درپیش ہیں مسلمانوں کے ہر ہر فرد کو چاہیئے کہ ان مشکلات پر غور کریں اور حل کرنے کی کوشش کریں۔ یہاں کا اقتصادی حال بھی ناگفتہ بہ ہے کوئی مال کے پہاڑ بنا کر عیاشانہ زندگی بسر کر رہا ہے۔ اور نیچے والے طبقات کس طرح ایام گذار رہے ہے اس طرف دیکھنے کی نہ ان کو خواہش ہے اور نہ فرصت۔ نیچے والے طبقات چاہے مریں یا جئیں اس سے ان کو کوئی سروکار نہیں۔ اس قسم کے لوگ یہاں پانچ فیصد ہیں اور بقیہ ۹۵ فیصدی جہالت اور مسکنت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہے۔ اوپر والے طبقات روز بروز ترقی کر رہے ہیں اور ماتحت طبقات اس کے برعکس تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کو نہ تو رہنے سہنے کا کوئی ٹھکانہ ہے۔ جہاں جگہ ملی وہی پناہ لیا۔ ریل اسٹیشن بس اسٹینڈ۔ لانچ ٹرمینل۔ راستہ گھاٹ میں ڈیرہ ڈالے ہوئے اور نہ ان کے کھانے کا کوئی انتظام ہے۔ ہوٹل سے جو باسی سڑی ہوئی چیزیں پھینکی جاتی ہیں اسے اٹھا کر بھوک کو رفع کرتے ہیں۔ مسلمان قوم اپنے چوپائے جانور کو جس قدر محنت اور عزت سے پالتے ہیں اس اشرف المخلوقات کو اس کا ایک فیصدی بھی عزت نہیں ملتی۔ ان کی اولاد بھی بڑے خطرات سے دوچار ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے اور بوڑھے دربدر پھر کر بھیک مانگ کر گذارہ کرتے ہیں ان کے نوجوان تو جس طرح بھی ہو گذار لیتے ہیں لیکن لڑکیوں کا مسئلہ بڑا سنگین ہے وہ تو نہ باعزت کسی کام کے لائق ہوتی ہیں۔ بلکہ عموماً وہ فحش کاموں میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ان کو راہ راست پر لانے کا ذمہ دار کون ہے؟ بلکہ ان کو انسانیت کے درجہ میں لانے کے لئے ذمہ داری ہمارے اوپر عائد ہوتی ہے۔

یہ لوگ صرف حیوانوں کی طرح زندگی بسر کر کے اپنا ایمان و عقیدہ کو بھی کھو بیٹھے ہیں۔ مذہب اور ملت سے ان کا کوئی رابطہ نہیں۔ بنگلہ دیش میں بھی اسلامی محاذ موجود ہے۔ مگر کوئی محاذ بھی ان کی تہذیبی و تمدنی فکر نہیں کر رہا۔ یہاں کے علماء اور آئمہ مساجد بھی ان سے تغافل برت رہے ہیں۔ ایسے نازک حالات میں عیسائی مشنری کو سنہری موقعہ مل گیا ہے وہ لوگ کروڑوں روپے خرچ کر کے رہائش کے مکانات اسکول کالج تیار کر کے یتیم نادار لوگوں کی خدمت گذاری کر کے ان کو مرتد بناتے جا رہے ہیں۔ بنگلہ دیش میں تقریباً دو لاکھ مساجد موجود ہیں۔ ان

مساجد کو مرکز بنا کر اپنے نادار دوست احباب بھائی برادر پڑوسی لوگوں کی خدمت گذاری کر کے ان کو دین کے بارے میں واقفیت کرانے سے چونکہ ہم عاجز ہیں تو کیا اس سے ہماری قومیت و ملت برقرار رہے گی؟ نتیجۃً ہر سال ہزارہا مسلمان عیسائی اور مرتد بنتے جا رہے ہیں مندرجہ ذیل اعداد سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ کس تیز رفتاری سے یہاں کے لوگ مرتد بن رہے ہیں۔ ۱۹۵۱ء میں مرتدین ایک لاکھ سات ہزار تھے اور ۱۹۶۱ء میں وہ تعداد بڑھ کر ڈیڑھ لاکھ تک پہنچ گئی۔ ۱۹۷۴ء کی مردم شماری میں دیکھا گیا کہ عیسائی مرتدین کی تعداد ڈھائی لاکھ ہے۔ راج شاہی ضلع میں ۱۹۵۹ء میں عیسائیوں کی تعداد گیارہ ہزار سات سو اور ۱۹۷۴ء میں نصف لاکھ آٹھ سو تک پہنچ گئی۔ ضلع چاٹگام میں ۱۹۵۱ء میں عیسائیوں کی تعداد بارہ ہزار چار سو تھی۔ اور ۱۹۷۴ء میں سولہ ہزار ہو گئی۔

ضلع دیناج پور میں ان کی تعداد بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے اس ضلع میں پہاڑی قوم کی تعداد تیس ہزار ہے۔ ان میں سے بیس ہزار عیسائی بن گئے عنقریب سب کے سب عیسائی بن جائیں گے۔ وہاں اسکول ہسپتال ٹکنیکل اسکول اور خدمت گار ہیں وہ سب عیسائیوں کے ذریعہ سے چل رہے ہیں۔ اور عیسائیوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ دوسری طرف ۱۹۵۱ء بنگلہ دیش میں مسلمانوں کی تعداد تین کروڑ سے زائد اور ۱۹۷۴ء میں چھ کروڑ سے زائد ہو گئی جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی تعداد ۸۰٪ ہے لیکن اصل میں تقسیم ملک کے بعد مغربی بنگال۔ بہار۔ یوپی سے آئے ہوئے مسلمانوں کی وجہ سے یہ تعداد بڑھ گئی تھی۔ ۱۹۷۴ء کے بعد اس ملک میں بڑی تیز رفتاری سے عیسائیوں کی تعداد بڑھتی جا رہی ہے۔ اور عیسائی لوگ جائز اور ناجائز طریقوں سے اپنی تعداد بڑھانے میں کوشاں ہیں اور ادھر مسلمان ضبط تولید اور تحدید نسل کے قانون بنا کر اپنی تعداد کم کرنے میں کوشاں ہیں اگر یہی سلسلہ بنگلہ دیش میں جاری رہا تو مستقبل قریب میں لبنان کا جو حال پیش آیا بنگلہ دیش میں وہی حال پیش آئے گا۔

عیسائی مختلف قسم کے ادارے قائم کر کے عیسائیت کی اشاعت کر رہے ہیں۔ ایک معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ اس قسم کے ادارے تین سو کے قریب ہیں۔ یہ لوگ خدمت گذاری کے نام سے جو مختلف شعبے چلا رہے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں۔

(الف) تعلیمی اکیڈمی جو علاقہ غیر متمدن اور جہالت اس پر غالب ہو وہاں تعلیمی ادارے قائم کر کے لوگوں کو ضروری کپڑا دوا اور کھانے کا انتظام کر کے ان کے لڑکے لڑکیاں کو اپنے مشنری اسکولوں میں تعلیم دے رہے ہیں۔ اور وظیفے دے کر بڑے شوق سے وہ لوگ تعلیم حاصل کر رہے اور عیسائی لوگ بڑی حکمت سے ان کو عیسائی بنا رہے۔ ان اسکولوں کے تمام معاملات تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے اپنا پروگرام میں کامیاب ہوتے جا رہے ہیں ڈھاکہ شہر میں عیسائیوں کے پندرہ ایسے ادارے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ملک کے ہر شہر کے سب اہم مقامات پر مشنری اسکول قائم کر کے اعلیٰ طبقہ کے لڑکے لڑکیوں کو تعلیم دے کر ایسا ماحول اور فضا تیار کر رہے ہیں کہ اگرچہ وہ لوگ عیسائی نہیں بن رہے مگر وہ پکے مسلمان نہیں۔ بنیں گے یا نہیں بن رہے۔ یہی لوگ مستقبل میں قوم

کے نمایندے بن کر خلاف اسلام عیسائیت کے طرز طریقوں پر حکمرانی کر رہے ہیں یا کریں گے۔ ملک بھر میں تقریباً ستر مشنری اسکول موجود ہیں۔ دیناج پور شہر میں پانچ عدد مشنری اسکول اور ایک عدد ٹکنیکل اسکول موجود ہے۔ لڑکوں کے ان سب اسکولوں میں پڑھانے کے لیے بڑا اہتمام کرتے ہیں اور وہاں پڑھانے کو بڑا فخر سمجھتے ہیں لڑکوں کو وہاں پڑھانا انگلیا اپ اسٹیٹ یعنی اعزازی تمغہ محسوس کرتے ہیں اس قسم کا ذہن رکھنے والوں کے لیے بڑا اسف اور حیرت ہے۔ ان مشنری اسکول کے لڑکے لڑکیوں کے لیے نقد روپے چاول کپڑا اور درسی کتب مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اور بتدریج وہ اپنا آبائی دین اسلام چھوڑ کر عیسائی بنتے جا رہے ہیں۔

**(ب) خدمت خلق اسکیم** اس اسکیم کے تحت جہاں مصیبت زدہ علاقہ ہوتا ہے عیسائی لوگ مختلف قسم کی امداد لے کر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ اور ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو علاقہ غیر متمدن غیر ترقی یافتہ ہے وہاں ہسپتال قائم کرکے علاج معالجے سے لوگوں کو عیسائیت کی طرف مائل کر رہے ہیں اور نہایت ہوشیاری سے عیسائیت کا پرچار کرتے اور مرتد بناتے جا رہے ہیں۔ ان ہسپتالوں میں معالجین لوگ علی الاعلان خلاف اسلام رسائل و کتب تقسیم کرتے ہیں۔ علاج کے ساتھ ساتھ تبلیغ عیسائیت بھی جاری ہے۔ تمام ہسپتالوں میں اس نظریہ پر کام ہو رہا ہے۔

**(ج) زراعتی اسکیم** عیسائیوں نے بنگلہ دیش کے اہم زرعی علاقوں میں زمین جائداد خرید کر کے ارتداد کا پلان تیار کیا ہے۔ لوگوں کو مکانات جائداد اور کھیتی باڑی کے لیے گائے بیل دینے پر مائل کر رہے ہیں مصیبت زدہ لوگ اس میں گرفتار ہو رہے ہیں۔

**(د) تکنیکی اسکیم** نادار غریب قسم کے لوگوں کو امداد کے نام سے صناعت کی تعلیم دے رہے ہیں مکانات دیکر ان کو مرتد بنا رہے ہیں۔ بے پناہ لوگوں کو پناہ دینے اور طعام کا انتظام کے فریب سے ان کو عیسائی بناتے جا رہے ہیں۔ اور آپ حکومت اس طرف توجہ نہیں دے رہی ہے۔

**(ر) بذریعہ ڈاک بائبل کی تعلیم** جن کو مکمل تعلیم حاصل نہیں ہے۔ اس قسم کے تمام طبقات میں سوالات کے جوابات میں مشنری لوگ بائبل کی باتوں کا پرچار کر رہے ہیں تین چار لاکھ لوگ اس طرح بذریعہ ڈاک بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ علاوہ اس کے ان کے مختلف قسم کے رسائل کیلنڈر فری یا کم قیمت سے بازار راستہ گھاٹ میں بکری ہو رہی ہے۔ چھوٹے بڑے شہروں میں عیسائی دفتر بنا کر بیٹھے ہیں۔ عیسائی رسل و رسائل کا لوگ بڑا شوق سے مطالعہ کرتے ہیں اور ان کو مشنری لوگ بڑا اعزاز و اکرام سے نوازتے ہیں۔

**(س) جنگی تربیت** جو لوگ عیسائی بن گئے ان کو موجودہ طرز طریقے سے جنگ کی تعلیم دیتے ہیں۔ پہاڑی علاقہ اور چاٹگام کے پہاڑی علاقہ میں نہایت ہنرمندی کے ساتھ جنگ کی ٹریننگ ہو رہی ہے۔ قابل یادداشت یہ ہے کہ سلاطین کے زمانہ میں نصرانی لوگ اس ملک میں تجارت اور مشنری کی حیثیت سے داخل ہوئے تھے۔ مگر تاریخ شاہد ہے

کہ انہی لوگوں نے بالآخر حکمرانی حیثیت اختیار کی۔ آج بنگلہ دیش میں یہی صورت دیکھی جا رہی ہے۔ خدا حافظ۔

اس جنگی تدریب کے پیچھے انٹرنیشنل چارچ کمیٹی کا ہاتھ ہے وہ کمیٹی نہایت مخفی طور سے ایسی مشنری کو جنگی سامان پہنچا رہی ہے۔ ان کو جنگ کے ایسے آلات موجود ہیں جو کسی حکومت کو بھی حاصل نہیں۔ اس علاقہ میں ایک اسٹیٹ قائم کرنے کے لئے بہت پہلے ہی سے نقشہ تیار ہو گیا ہے جس کا اصل مقصد ایشیا کے جنوب مشرق میں بھارت کے کچھ حصے لے کر بنگلہ دیش کے پہاڑی علاقہ سمیت ایک عیسائی اسٹیٹ قائم کرنا۔ یہ ہوگا نصرانیوں کا دوسرا اسٹیٹ۔ اس سے قبل جزائر فلپائن میں پہلا اسٹیٹ قائم ہو چکا ہے۔ یہ لوگ دوسرا اسٹیٹ قائم کرنے کے لئے ہر ممکن طریقہ اختیار کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہ دونوں اسٹیٹ قائم کرنے کا اصل مقصد ایشیا کے جنوب مشرق حصہ میں عیسائیوں کے مفادات کو بچانا اور ساتھ ساتھ کمیونسٹوں کے حملہ کو روکنا بھی ہے۔

مشاہدہ کی بات یہ ہے کہ ٹونگی دت پارہ کیمپ۔ ڈمراجین پارہ چھاؤنی۔ محمد پور جینوا کیمپ اور سید پور کے غیر بنگالی مسلمان لوگ فوجاً فوجاً عیسائی اور مرتد بن گئے اگر چیخ پکار کر مشنری ورک ملتوی کا مطالبہ کیا جائے تو جنگ کا فتح نہ ہوگا۔ (ماخوذ از ماہنامہ مدینہ انیسواں سال ۵)

ایسے نازک حالات میں چاہیئے کہ بنگلہ دیش ہو غیر بنگلہ دیش ہو مسلمانوں کا کیا فریضہ ہے۔ تمام عالم اسلام کے لئے متحدہ طور پر عیسائیوں کا مقابلہ کرنا از حد ضروری اور جس ملک میں عیسائی مشنری ان کی کارروائیوں کو کڑی نگاہ سے دیکھیں اور انسداد کا طریقہ اختیار کریں تمام عالم اسلام سے یہی میری گذارش ہے۔

اللہ تعالیٰ اسلام کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے تمام عالم میں رائج کیا ہے اللہ کا منتخب دین اسلام ہے۔ اسی نے قرآن حکیم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ جو بھی اس کو مٹانا چاہے گا وہ خود مٹے گا مگر عادت اللہ یہ جاری ہے آزمائش بغیر کامیابی نہیں ہوتی قرآن حکیم میں فرمایا گیا وما اصابکم یوم التقی الجمعٰن فباذن اللہ ولیعلم المؤمنین ولیعلم الذین نافقوا۔ اس قسم کی آیات کثیرہ ہمارے دعویٰ پر دال ہے۔

عالم اسلام اور مسلم جہاں کو ہمیشہ دشمنان اسلام سے تیقظ رضا چاہیئے وما علینا الا البلاغ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

علامہ شمس الحق افغانی کی شہرۂ آفاق تصنیف